Riphah Journal of Islamic Thought & Civilization
Published by: Department of Islamic Studies,
Riphah International University, Islamabad
Email: editor.rjitc@riphah.edu.pk
Website: https://journals.riphah.edu.pk/index.php/jitc
ISSN (E): 3006-9041 (P): 2791-187X

کلامِ اقبال میں تلمیحاتِ حدیث کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Hadith's Allusion in Iqbal's Poetry

سمیہ حمید[i]

Abstract:

Allama Muhammad Iqbal is not only our national poet, but he was also a true lover of the Hazrat Muhammad ﷺ. You are also called the poet of the Qur'an because you have interpreted the Qur'an in a beautiful way in the form of poems. The love of the Prophet ﷺ used to circulate in his veins like blood. Allama Iqbal was a true enthusiast of the soul who had a special love for the Islamic Sharia and all its customs. Iqbal's poetry is full of love for Prophet s.a.w He recited Naatiya poems in a very beautiful manner which is unique from traditional Naat Nagari. Many researchers have made Allama Iqbal's poetry, thoughts, his love for Islamic rituals and love of the Prophet ﷺ as the subject of their research. But "Talmihat-i-Hadith in the light of Kalam-E-Iqbal" was not explained with detail. Therefore, feeling this need, I chose the title "Talmihat Hadith in the light of Kalam-e-Iqbal" and has tried to expand the previous work on this topic.

Keywords: *National Poet, Naatiya poems, talmihat, kalam.e.Iqbal.*

تمہید

قومی شاعر علامہ محمد اقبال نے پیغام قرآن کو اپنے اشعار کی صورت میں بیان کیا ہے۔آپ نے جس ماحول میں آنکھ کھولی اور پرورش پائی وہاں شعائرِ اسلام، انبیاء واسلاف کی محبت آپ کی گھٹی میں شامل کر دی گئی تھی۔ نبی آخر الزماں ﷺ کی محبت تو ان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتی تھی۔ علامہ اقبال نے اس حدیثِ مبارکہ کو عملی جام پہنایا کہ:

[i] ایم فل اسلامیات، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد
Sumayyahameed01@gmail.com

"لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين"[1]

"تم میں سے مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو میری محبت اولاد، ماں، باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو"

"کوئی بھی مسلمان اس وقت تک کامل ایمان کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ اسے وہ ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے، جس کی بنا پر وہ بغیر عذاب جنت میں داخل ہو جائے گا، جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی محبت کو اپنی اولاد، اپنے والدین اور تمام انسانوں کے محبت پر مقدم نہ رکھے۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت کے معنی ہیں اللہ کی محبت؛ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کے پیام بر اور اس کے دین کی طرف راہ نمائی کرنے والے ہیں۔ واضح رہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت صرف اسی وقت درست ہوتی ہے، جب شریعت کے احکامات کو بجالایا جائے اور اس کی حرام کردہ اشیا سے اجتناب کیا جائے۔"[2]

علامہ اقبال روحِ دیں کے شناسا تھے جن کو شریعتِ مطہرہ سے خصوصی لگاؤ تھا۔ اقبال کی شاعری عشقِ رسول ﷺ سے لبریز ہے۔ اقبال نے دینِ اسلام کی تعبیر و تشریح کو عشقِ رسول ﷺ پر استوار ہے۔ انہوں نے بہت خوبصورت انداز میں نعتیہ اشعار کہے جو کہ روایتی نعت نگاری سے منفرد مقام رکھتے ہیں۔

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب

گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب[3]

"اقبال کے شہرہ آفاق نظریہ خودی کے مطابق "خودی" کے حصول کے لئے درکار تین مراحل یعنی اطاعت، ضبطِ نفس اور نیابتِ الٰہی میں سے بھی پہلا یعنی "اطاعت" دراصل اطاعتِ رسول ہی ہے۔ یعنی ان کے نزدیک اسلام کی اصل صورت گری نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پہ غیر متزلزل ایمان اور اس کی مکمل پیروی کی صورت میں ہی ممکن ہے۔"[4]

"علامہ اقبال اپنی شاعری میں نبی ﷺ کو متعدد اسماء سے پکارتے ہیں اور ان سے اپنی قلبی اُنسیت کا اظہار کرتے ہیں۔"[5]

"علامہ اقبال کے نگاہ میں اسلام ہی دینِ حیات ہے اور نبی ﷺ کی تشریع و تشریح ہی اس دین کی اصل تفسیر ہے۔"[6]

"ہست دینِ مصطفٰی، دینِ حیات شرع اور تفسیرِ آئینِ حیات"[7]

"حضور اکرم ﷺ کا دین ہی دینِ فطرت ہے اور رشریعتِ محمدی ﷺ آئینِ حیات کی تفسیر ہے۔"

علامہ اقبال نے جس دور میں آنکھ کھولی امتِ مسلمہ بیش بہا مسائل سے دوچار تھی۔ آپ نے ان تمام تر مسائل کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تلاش کیا اور امت کو ایک نئی جہت عطا کی۔ انہوں نے اپنے کمال فن سے اردو شاعری میں ایسا پاکیزہ ماحول پیدا کیا کہ جہاں تلمیحات کے استعمال نے معنوں میں وسعت پیدا کر دی۔"[8]

علامہ اقبال کی شاعری، افکار، اسلامی شعائر سے ان کی محبت و عشقِ نبوی ﷺ کو بہت سے محققین نے اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔ لیکن "تلمیحاتِ حدیث کلامِ اقبال کی روشنی میں" شرح وبسط کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا۔ لہٰذا اس تشنگی کو محسوس کرتے ہوئے محققہ نے اس عنوان "تلمیحات حدیث کلامِ اقبال کی روشنی میں" کا انتخاب کیا اور اس موضوع پر سابقہ کام کو مزید وسعت دینے کی کوشش کی ہے۔

تلمیحات کا معنی مفہوم

تلمیح کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنا اور فنی مطلب یہ ہے کہ کلام میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے کسی واقعہ کی طرف اشارہ کرنا۔ تلمیح کا مقصد مختصر اور جامع انداز میں بات کا مطلب واضح کرنا ہے۔ کیونکہ طویل گفتگو سامعین و قارئین کے لیئے بوریت و اکتاہٹ کا سبب بنتی ہے۔ لہٰذا گفتگو جتنی جامع اور مختصر ہوتی ہے اس میں اتنا ہی حسن اور نکھار پیدا ہوتا ہے۔[9]

علامہ اقبال کی شاعری میں تلمیحات کا استعمال

"صنعت، تلمیح کا استعمال اردو اور فارسی میں کم و بیش تمام شعراء نے کیا ہے، اور بہت خوبصورتی سے اس کو نبھایا بھی ہے۔ تاہم علامہ اقبال نے اس صنعت کا استعمال جس عمدہ پیرائے میں کیا ہے وہ بے مثال اور لاجواب ہے۔ انہوں نے بارہا تلمیحات جکے ذریعے عمل کی ترغیب دی ہے۔ اور قوم کی تشکیلِ نو کے سلسلے میں ان تلمیحات کو ماضی سے مربوط کر کے قوم میں رجائیت و امید پیدا کی اور ان کو یاس و قنوطیت سے نکالا۔ ان تلمیحات کے خوبصورت انداز نے علامہ اقبال کی شاعری کو رفعت و بلندی تک پہنچایا اور ان کت افکار و نظریات کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔"[10]

تلمیحاتِ حدیث نبوی ﷺ

اقبال نے عشق کے موضوع پر اپنے خیالات کا منفرد انداز میں اظہار کر کے اس کو ایک نئی سمت دی۔ ان کی شاعری میں عشق کے معنی ہی بدل گئے۔ اقبال نے عشق کے درجات و مقامات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ عشقِ رسول ﷺ سے بھی آگاہی بخشی۔ علامہ اقبال نے شانِ رسالت ﷺ میں باقاعدہ نعت گوئی اگرچہ نہیں کی لیکن عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبے ان کے بکھرے اشعار سے ان کے حبِ نبوی ﷺ کا اندازہ بطریقِ احسن لگایا جاسکتا ہے۔ باقاعدہ نعت گو شاعر نہ ہونے کے باوجود بھی ان کو دیگر نعت گو شعراء سے بلند مقام حاصل ہے۔ اقبال کے ہاں عشقِ رسول ﷺ ہمہ گیر جہت کا حامل ہے، اس موضوع پر نئی اور منفرد انداز میں اظہارِ خیال کیا ہے۔ ان کی کچھ تلمیحات مندرجہ ذیل ہیں۔

1. عقیدہِ ختمِ نبوت

قرآنِ حکیم اور متعدد احادیث میں ختم نبوت ﷺ پہ دلائل پیش کیئے گئے ہیں۔ ختمِ نبوت پہ ایمان ویقین کے بنا کسی شخص کے ایمان کی تکمیل ناممکن ہے۔ ختمِ نبوت ہمارے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا

اَنَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَ بَعْدِيْ[11]

حضرت محمد ﷺ کی محبت واطاعت دین کی تکمیل کی شرط ہے۔ علامہ اقبال اس کو شعری پیرائے میں خوبصورت انداز میں بیان کرتے ہیں۔

"وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے

غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا"[12]

2. تکمیلِ ایمان کی اولین شرط، حبِ نبی ﷺ

"محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے

اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے"[13]

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

قَوْله صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "ذَاقَ طَعْم الْإِيمَان مَنْ رَضِيَ بِاَللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا"[14]

3. اسوہ حسنہ پر عمل، کامیابی کی ضمانت

"تا شعار مصطفےٰ از دست رفت قوم را رمز بقا از دست رفت

قوم را رمزِ بقا از دست رفت"[15]

اس حقیقت کو علامہ اقبال نے اس شعر میں واضح کیا کہ مسلمانوں نے جب سے نبی ﷺ کے اسوہ کو پسِ پشت ڈالا تو ذلت و گمراہی ان کا مقدر ٹھہری۔

عَنْ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّه-[16]

"امام مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان تک یہ خبر پہنچی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، اگر انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت۔"

4. اخوت و محبت کا فروغ

خطبہ حجۃالوداع کے موقع پر نبی ﷺ نے نہایت فصیح وبلیغ خطبہ دیا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرمایا:

"ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں، ہاں! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، تم سب آدم علیہ السلام کے بیٹے ہو اور آدم مٹی سے بنا تھا"[17]

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی[18]

5. فقر سرمایہ فخر

عن عبد الله بن مغفل، قال: قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم: يا رسول الله والله إني لاحبك، فقال: " انظر ماذا تقول؟ " قال: والله إني لاحبك، فقال: " انظر ماذا تقول؟ " قال: والله إني لاحبك , ثلاث مرات، فقال: "
إن كنت تحبني فاعد للفقر تجفافا , فإن الفقر اسرع إلى من يحبني من السيل إلى منتهاه[19] . "

نبی ﷺ فقر کو سرمایہ فخر سمجھتے تھے اور صحابہ کرام کا بھی یہی شعار تھا کہ خوشحالی و دولت کے باوجود فقیرانہ زندگی کے خوگر تھے۔

علامہ اقبالؒ نے فقرِ نبوی کو خوبصورت انداز میں شعر میں بیان کیا۔

سماں الفقر فخری کا رہا شانِ امارت میں
بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را[20]

6. عہدِ الست از روئے حدیث و کلامِ اقبال

ان عمر بن الخطاب سئل عن هذه الآية وإذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوابلى شهدنا ان تقولوا يوم القيامة إنا كنا عن هذا غافلين سورة الاعراف آية 172، فقال عمر بن الخطاب: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسال عنها، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " إن الله خلق آدم، ثم مسح ظهره بيمينه، فاستخرج منه ذرية، فقال: خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون، ثم مسح ظهره فاستخرج منه ذرية، فقال: خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون "[21]

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

سنے کوئی مری غربت کی داستاں مجھ سے
بھلایا قصہء پیمانِ اولیں میں نے،،،،

علامہ اقبالؒ اِن اشعار میں اس عہد کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں بھیجنے سے قبل عالمِ ارواح می ں لیا تھا اور روحِ آدمؑ سے دریافت فرمایا: "أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں"؟ قَالُوا بَلَىٰ، "انہوں نے یک زبان ہو کر کہا، کیوں نہیں" پھر بنی آدمؑ نے اس پیمان کو فراموش کر دیا اور فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے۔

7. نبی ﷺ وجہ تخلیقِ کائنات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے :

قال:" أوحى الله إلى عيسىٰ عليه السلام: يا عيسىٰ! آمن بمحمد و أمرمن أدركته من أمتك أن يومنوا به، فلولا محمّد ماخلقت آدم، ولولا محمّد ماخلقت الجنة ولا النار"[22] .

جہاں تمام ہے میراث مردِ مومن کی
میرے کلام پہ حجت ہے نکتۂ لولاک

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی خاطر کائنات کو پیدا فرمایا۔ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو گویا دنیا وجود میں نہ آتی۔ اکثر شعراء حضور ﷺ کی تعریف میں حرف لولاک سے مزیَن کرتے ہیں، لیکن ڈاکٹر اقبالؒ نے اس سے یہ نکتہ پیدا کیا ہے کہ مردِ مومن اگر ایسے رسول ﷺ سے جس کی شان لولاک ہے اس سے اپنے آپ کو وابستہ کر لے اور اس کا ہو کر رہے تو حضور ﷺ کی وساطت سے وہ بھی اس دنیا کی تمام میراث کا مالک ہے۔"[23]

8. توکل علی اللہ، مومنین کی صفت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نجد کی طرف غزوۂ ذاتُ الرقاع سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ ایک وادی میں دوپہر کے وقت قیلولہ کے لیے اترے، جس کو جہاں جگہ ملی آرام کرنے لگا،آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے آرام فرما ہوئے اور اپنی تلوار اس درخت پر لٹکا دی، جب سب لوگ سو گئے تو بے خبری میں موقع کو غنیمت جان کر ایک مشرک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور درخت سے تلوار اٹھا کر آپ کے پاس کھڑا ہو گیا، اتنے میں آپ کی آنکھ کھل گئی، اس کافر نے بڑے تکبر سے کہا، اے محمد !آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے ؟آپ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا" میرا اللہ " اتنا کہتے ہی تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلوار اٹھا کر فرمایا: اب تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے ؟اس نے کہا کوئی نہیں، آپ کریم ابن کریم ہیں مجھے معاف فرمادیں،آپ نے اسے معاف کر دیا اور اس کی جان بخش دی۔"[24]

کافر ہے تو کرتا ہے شمشیر پہ بھروسہ

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

9. مومنین کی فراست وبصیرت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا

"اتقوا فراسة المؤمن فإنه ينظر بنورالله"[25]

"مومن کی فراست سے ڈرو، بے شک وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔"

شیخ عبد الرحمان مبارک پوری رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے ترمذی شریف کی شرح " تحفة الأحوذي "میں رقم فرماتے ہیں "مؤمن کی فراست کی دو صورتیں ہیں: ایک تو وہ ہے جس پر حدیث کے ظاہری الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت اپنے خصوصی انوارات کی برکت سے اولیاءاللہ کے دل پر لوگوں کے احوال منکشف فرمادیتا ہے، جب کہ فراست کی دوسری صورت یہ ہے کہ انسان اپنے تجربات کی بناپر لوگوں کے اخلاق وعادات میں غور کر کے کر لوگوں کے احوال سے باخبر ہو جائے"۔[26]

علامہ اقبالؒ نے مومنین کی فراست سے متعلق فرمایا

ایں ہمہ از فیضِ مردے پاک زاد

آنکہ سوزِ اُو بجانِ من فتاد ![27]

"یہ سب ایک پاک مرد (رومی) کے فیض سے تھا، وہ کہ جن کا سوز میری جان پر گراتھا۔"

خلاصہ کلام

علامہ محمد اقبالؒ کا نبی ﷺ کی ذاتِ اقدس سے والہانہ عشق ہمیں ان کی شاعری میں جا بجا نظر آتا ہے۔ علامہ اقبال کی شاعری کی ابتداء حبِ وطن و قوم سے شروع ہوئی اور انتہا حبِ خداوندی و حبِ رسول ﷺ پر ہوئی۔ علامہ اقبال نے باقاعدہ نعت گوئی نہیں کی لیکن اردو اور فارسی کلام میں مدحتِ نبی ﷺ کو ایک نئے جذبے سے ہم آہنگ کیا۔

علامہ اقبالؒ کی شاعری میں قرآن و سنت کی تعلیمات کی عکاسی موجود ہے، جن میں کچھ مقامات تلمیحات کی شکل میں ہیں جہاں قرآن سنت کے کسی خاص لفظ، واقعے وغیرہ کی طرف واضح اشارہ موجود ہوتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں مذکور بہت سے واقعات کی طرف چند لفظوں میں اشارہ کرنا اس کی مثال ہے جیسے شب الست، حدیث لولاک، اخوت مومنین، فقر کو فخر گردانا وغیرہ۔ کلام اقبال میں تلمیحات حدیث کے حوالے سے یہ ایک تعارفی مطالعہ تھا جس میں تمام مقامات کا احاطہ کرنے کے بجائے چند مثالوں پر اکتفا کیا گیا اس لیے متعلقہ احادیث کی تحقیق، اس سے حاصل شدہ نتائج وغیرہ پر تحقیقی کام کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] مسلم بن الحجاج القشیری، لنیسابوری، اُبوالحسین، **الصحیح** (ملتان: دارالحدیث)، ۴۹۔

[2] https://islamic-content.com/hadeeth/1185/ur رسائی، 23 مئی 2023۔

[3] محمد اقبال، علامہ، **کلیاتِ اقبال** (کراچی: فضلی سنز، دسمبر ۲۰۱۴ء)، ۵۳۹۔

[4] روزنامہ دنیا، "اقبال اور عشقِ رسول ﷺ / عشقِ رسول ﷺ کا اظہار کلامِ اقبال کا مرکزی موضوع، ۲۱ اپریل، ۲۰۲۲۔

[5] ایضاً۔

[6] محمد ندیم قاسمی، محدث میگزین، "علامہ اقبالؒ اور حدیث و سنتِ نبوی ﷺ: اپریل: ۱۹۹۰۔

[7] محمد اقبال، علامہ، رموزِ بے خودی "'در معنی اینکہ پختگی سیرت ملیہ از اتباع آئین الہیہ است "

[8] محمد ندیم قاسمی، "علامہ اقبالؒ اور حدیثِ و سنتِ نبوی ﷺ محدث میگزین، : اپریل ۱۹۹۰۔

[9] ساجد محمود شیخ، "دعوت نیوز "۱۲ نومبر ۲۰۲۰۔

[10] اقبال کے کلام میں قرآنی پیغمبرانہ تلمیحات، "اقبالیات "(اردو ریسرچ جرنل، ۲۵ جولائی ۲۰۱۷ء)

[11] اُبو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، **الجامع** (لاہور: مکتبہ بیت السلام ۲۰۱۷ء)۔

[12] محمد اقبال، علامہ، **کلیاتِ اقبال** (کراچی: فضلی سنز، دسمبر ۲۰۱۴ء)، ۴۴۷۔

[13] محمد اقبال، علامہ، **بانگ درا**۔

[14] مسلم، **الصحیح**، حدیث نمبر ۱۵۱۔

[15] https://web.facebook.com/Iqbaliyaat11/posts/2067005333418816/?_rdc=1&_rdr رسائی، 24 مئی 2023۔

[16] منظور احمد نعمانی مولانا، **معارف الحدیث** (کراچی: دارالاشاعت)، ۸۔

[17] شبلی نعمانی، **سیرت النبی ﷺ**، ؟

[18] محمد اقبال، علامہ، **کلیاتِ اقبال** (کراچی: فضلی سنز، دسمبر ۲۰۱۴ء)، ۳۸۳۔

[19] **ترمذی، الجامع**، "كتاب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم" ۲۳۵۰۔

[20] **محمد اقبال، بانگِ درا**، ۱۸۰۔

[21] محمد بن اسماعیل بخاری، **الادب المفرد** (لاہور: مکتبہ اسلامیہ)، ٥٩٤۔

[22] نیشاپوری، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم، **المستدرك على الصحيحين** (لاہور: ادارہ پیغام القرآن)، ۶۱۵۔

[23] عالم محمد منظور، **کلامِ اقبالؒ میں قرآنی آیات واحادیث اور مذہبی اصطلاحات کا جائزہ** (دہلی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۹۵ء)

[24] محمد بن اسماعیل بخاری، **الجامع الصحیح**، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، (لاہور: دارالسلام)، ۱۰۔

[25] مبارکپوری، محمد بن عبدالرحمٰن، **تحفۃ الاحوذی** (المکتبہ الاسلامیہ)، ۴۴۳۔

[26] https://www.banuri.edu.pk/readquestion/%D8%AD%D8%AF%DB%8C%D8%AB رسائی، 25 مئی 2023۔

[27] محمد اقبال، علامہ، **جاوید نامہ** (لاہور: اقبال اکادمی)، ۳۸۔